سلسلۂ نباتاتِ قرآن (قسط 10)

نخل

Date-Palm

تحقیق و تحریر: سید قاسم محمود

عربی اور عبرانی: تمر۔ نخل
فارسی، اردو: خرما
جرمن: Dattelpalm
ہندی، اردو: کھجور
فرانسیسی: Datte
سنسکرت، بنگلہ: کھرجور
انگریزی: Date-Palm

قرآن مجید میں اس مذہبی پھل کا ذکر بیس مرتبہ آیا ہے، جس کی تفصیل یہ ہے:

۱) ﴿اَیَوَدُّ اَحَدُکُمْ اَنْ تَکُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّاَعْنَابٍ ...... ﴾ (البقرۃ:۲٦٦)
''کیا تم میں سے کوئی یہ چاہتا ہے کہ اس کا ایک باغ ہو کھجور اور انگور کا......''

۲) ﴿...... وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِیَةٌ ...... ﴾ (الانعام:۹۹)
''......اور کھجور کے شگوفوں سے پھلوں کے گچھے کے گچھے (پیدا کیے) جو بوجھ کے مارے جھکے پڑتے ہیں......''

۳) ﴿...... وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُکُلُهٗ ...... ﴾ (الانعام:۱٤۱)
''......اور (اللہ ہی نے) نخلستان اور کھیتیاں (پیدا کیں) جن سے قسم قسم کے ماکولات حاصل ہوتے ہیں......''

۴) ﴿...... وَنَخِیْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَیْرُ صِنْوَانٍ ...... ﴾ (الرعد:٤)
''......اور کھجور کے درخت ہیں جن میں کچھ اکہرے ہیں اور کچھ دوہرے......''

۵) ﴿یُنْبِتُ لَکُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّیْتُوْنَ وَالنَّخِیْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ کُلِّ الثَّمَرٰتِ ﴾
(النحل:۱۱)

''وہ اس (پانی) کے ذریعے سے کھیتیاں اگاتا ہے اور زیتون اور کھجور اور طرح طرح کے دوسرے پھل پیدا کرتا ہے''۔

۶) ﴿وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا﴾ (النحل:٦٧)

''اور کھجور کے درختوں اور انگور کی بیلوں سے بھی (ہم ایک چیز تمہیں پلاتے ہیں) جسے تم نشہ آور بھی بنا لیتے ہو اور پاک رزق بھی''۔

۷) ﴿اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا﴾ (بنی اسراء یل)

''یا آپ (ﷺ) کے لیے کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ پیدا ہو اور آپ اس میں نہریں رواں کر دیں''۔

۸) ﴿وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا﴾ (الکہف)

''اور (اے نبیؐ!) ان کے سامنے ایک مثال پیش کرو۔ دو شخص تھے' ان میں سے ایک کو ہم نے انگور کے دو باغ دیے اور ان کے گرد کھجور کے درختوں کی باڑھ لگائی اور ان کے درمیان کاشت کی زمین رکھی''۔

۹) ﴿فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ﴾ (مریم:۲۳)

''پھر زچگی کی تکلیف نے اسے (مریم علیہا السلام کو) ایک کھجور کے درخت کے نیچے پہنچا دیا''۔

۱۰) ﴿وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا﴾ (مریم)

''اور تو ذرا اس درخت کے تنے کو ہلا' تیرے اوپر تر و تازہ کھجوریں ٹپک پڑیں گی''۔

۱۱) ﴿فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ﴾ (طٰہٰ:۷۱)

''(فرعون نے ایمان لانے والے جادوگروں سے کہا) پس اب میں لازماً تمہارے ہاتھ پاؤں مخالف سمتوں سے کٹواتا ہوں اور کھجور کے تنوں پر تم کو سولی دیتا ہوں''۔

۱۲) ﴿فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ ۘ لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ﴾ (المؤمنون)

''پھر اِس (پانی) کے ذریعے ہم نے تمہارے لیے کھجور اور انگور کے باغ پیدا کر دیے' تمہارے لیے ان باغوں میں بہت سے لذیذ پھل ہیں اور ان سے تم روزی حاصل کرتے ہو''۔

۱۳)﴿وَزُرُوْعٍ وَّنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيْمٌ ﴾ (الشُّعراء)

''اوران کھیتوں اور نخلستانوں میں جن کے خوشے رس بھرے ہیں''۔

۱۴)﴿وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ﴾ (یٰسٓ)

''اور ہم نے اس میں کھجوروں اور انگوروں کے باغ پیدا کیے اور اس کے اندر سے چشمے پھوڑ نکالے''۔

۱۵)﴿وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ﴾ (قٓ)

''اور (ہم نے اس مبارک پانی کے ذریعے) بلند و بالا کھجور کے درخت (اگا دیے) جن پر پھلوں سے لدے ہوئے خوشے تہہ بہ تہہ لگتے ہیں''۔

۱۶)﴿تَنْزِعُ النَّاسَ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ﴾ (القمر)

''وہ (طوفانی ہوا) لوگوں کو اٹھا اٹھا کر اس طرح پھینک رہی تھی جیسے وہ جڑ سے اکھڑے ہوئے کھجور کے تنے ہوں''۔

۱۷)﴿فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ﴾ (الرحمٰن)

''اُن (دو باغوں) میں بکثرت پھل اور کھجور اور انار ہیں''۔

۱۸)﴿.....فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ﴾ (الحاقّة)

''.....تو تم (وہاں ہوتے تو) ان لوگوں کو دیکھتے کہ وہ اس طرح پچھڑے پڑے ہیں جیسے وہ کھجور کے بوسیدہ تنے ہوں''۔

۱۹)﴿وَزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ﴾ (عبس)

''اور (ہم نے زمین کو پھاڑ کر اس کے اندر سے) زیتون اور کھجوریں (اگائیں)''۔

اس پھل کو ہم نے ''مذہبی'' اس لیے کہا کہ تینوں بڑے الہامی مذاہب کا آغاز کھجوروں کی سرزمین (مشرقِ وسطیٰ) سے ہوا۔ ان کے ماننے والے آپس میں شدید اختلافات کے باوجود حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بطور ''ابوالانبیاء'' حیثیت پر اتفاق رکھتے ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ اُر (عراق) میں پیدا ہوئے تھے جہاں کھجوروں کی اکثریت تھی۔ جب حضرت ابراہیمؑ نے اُر سے ہجرت کی اور مشرقِ وسطیٰ کے مختلف علاقوں سے گھومتے' گزرتے بالآخر فلسطین کے ایک

مقام پر آباد ہو گئے تو اُن کے خشک راشن میں کھجوریں ہوتی تھیں۔

کھجور قدیم دیومالائی رسوم میں

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پہلے بابل اور سمیریا میں مذہبی رسوم کے طور پر بادشاہوں کے تخت کھجور کے پتوں سے سجائے جاتے تھے۔ اہلِ بابل کی تو باقاعدہ ایک کھجور دیوی تھی‘ جس کی پرستش ہوتی تھی۔ یہ دیوی عورت کی شکل میں تھی اور اِس کے دو پَر تھے‘ لیکن یہ پَر کھجور کے پتوں کے تھے۔ مادہ کھجور کی زیرگی کا عمل ایک مذہبی رسم کے طور پر سرانجام دیا جاتا تھا۔ آثارِ قدیمہ کی کھدائی سے جو قدیم تحریریں دریافت ہوئی ہیں‘ اُن سے پتا چلتا ہے کہ ملک شام کے قریب فونیقیا میں کھجور کی ایک ''مقدس درخت'' کے طور پر پرستش ہوتی تھی۔ اُن علاقوں میں کھجور کا درخت ''شجرِ حیات'' کا مرتبہ رکھتا تھا۔ قدیم نینوا کے شاہی محلات میں فن کاروں اور مصوروں کے فن کا شاہکار وہ تصاویر خیال کی جاتی تھیں جن میں کھجور کو مختلف انداز اور زاویوں میں دکھایا گیا تھا۔ شہر کے دروازوں اور معبدوں میں بھی کھجور کی نقاشی کی جاتی تھی۔ اسی طرح کھجور سے کچھ توہّمات بھی وابستہ کر دیے گئے تھے۔ مثلاً اشوریہ کے لوگ دو کھڑی کھجوروں کے درمیان سے گزرنے کو منحوس خیال کرتے تھے۔ ایسا ہی ایک عقیدہ یہ تھا کہ مہینے کے بعض خاص دنوں میں کھجور ہرگز نہیں کھانی چاہیے‘ ورنہ بدقسمتی کا سامنا کرنا ہوگا۔

مصریات کے ماہرین نے اہرام اور دیگر آثارِ قدیمہ کا مطالعہ کرنے کے بعد خیال ظاہر کیا ہے کہ مصر میں کھجور کئی ہزار سال سے موجود ہے۔ فرعون رعمسیس سوم کے احکام کے مطابق مذہبی قربانیوں میں ایک خاص مقدار میں کھجوریں شامل ہوتی تھیں۔

قرآن مجید میں اُن جادوگروں کا ذکر آیا ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا کے معجزے کو غالب دیکھ کر اللہ واحد پر ایمان لے آئے تھے۔ فرعون اُن کے ایمان لانے پر آپے سے باہر ہو گیا اور ان سے مخاطب ہو کر کہنے لگا:

> ''سو میں لازماً تم سب کے ہاتھ پاؤں کٹواتا ہوں مخالف سمتوں میں (ایک طرف کا ہاتھ‘ ایک طرف کا پاؤں) اور تم سب کو کھجور کے تنوں پر سولی پر لٹکواتا ہوں''۔ (طٰہٰ:۷۱)

یہ لگ بھگ ڈیڑھ ہزار سال قبل مسیح کا دَور تھا۔ گویا قرآن مجید کی شہادت کے مطابق مصر میں کھجور ساڑھے تین‘ چار ہزار سال قبل بکثرت موجود تھی۔ اس سے بھی زیادہ قدیم جزیرہ

نمائے عرب میں ایک قد آور قوم ''عاد'' بستی تھی۔ اس قوم نے حضرت ہود علیہ السلام کی دعوت رد کر دی تو اُن پر ہلاکت کے لیے تیز و تند ہوا بھیجی گئی جو قومِ عاد کو ''اس طرح اُکھاڑ اُکھاڑ کر پھینکتی تھی کہ گویا وہ اُکھڑی ہوئی کھجوروں کے تنے ہوں''۔ (القمر: ۲۰) ثابت ہوا کہ ہزاروں سال پہلے قومِ عاد بھی کھجوروں کے علاقے میں آباد تھی۔

الہامی مذاہب اور ''مقدس کھجور''

یہودیوں کی مذہبی کتاب ''تالمود'' میں کھجور اور اس کی کاشت کا تفصیل سے ذکر ملتا ہے۔ یہودیوں کے نزدیک کھجور سات مقدس پھلوں میں سے ایک ہے۔ یہودی اپنے ایک مذہبی تہوار کے موقع پر کھجور کے پتوں کے ٹکڑے اٹھا کر چلتے ہیں۔ ہیکل سلیمانی میں تصویروں کا سب سے بڑا موضوع کھجور ہی تھی۔ ستونوں والی عمارات بنانے کا رواج بھی کھجور کے تنوں کے استعمال سے ہوا۔ تورات میں کھجور کا ذکر چند مقامات پر آیا ہے۔ مثلاً کتاب ''قضاۃ'' میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سسرال کا ذکر اس طرح آیا ہے کہ ''وہ کھجوروں کے شہر کے رہنے والے تھے''۔ اسی کتاب کے تیسرے باب میں کھجوروں کے شہر میں یہودیوں کی شکست کا ذکر ہے' جبکہ اگلے باب میں کاہنہ دبورہ کا حال بیان ہوا ہے جو ہمیشہ ایک کھجور کے درخت کے نیچے بیٹھی رہتی تھی اور پیشین گوئیوں کے علاوہ بنی اسرائیل کو آنے والے حادثات سے بھی خبردار کرتی رہتی تھی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تو پیدائش ہی کھجور کے ایک درخت کے نیچے ہوئی تھی۔ اس بنا پر عیسائیوں کے نزدیک کھجور ایک مقدس و متبرک درخت ہونا چاہیے۔

قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کے سلسلے میں سورۂ مریم کی آیات ۲۳ تا ۲۵ میں یوں آیا ہے:

> ''پھر زچگی کی تکلیف نے اسے (مریم علیہا السلام کو) ایک کھجور کے درخت کے نیچے پہنچا دیا' اور وہ کہنے لگی: کاش میں اس سے پہلے مر جاتی اور میرا نام و نشان نہ رہتا۔ اور اُس وقت اُس (کھجور کے درخت) کے نیچے کی جانب سے فرشتے نے اُن کو آواز دی کہ غمگین نہ ہو' تمہارے پروردگار نے تمہارے پاؤں تلے ایک چشمہ رواں کر دیا ہے۔ اور کھجور کے تنے کو پکڑ کر اپنی طرف ہلاؤ' تم پر تازہ تازہ کھجوریں ٹپک پڑیں گی''۔

کھجور کو اللہ تعالیٰ نے یہ اعزاز عطا کیا کہ اُس کے سائے میں اپنے وقت کی سب سے

نیک اور پاک دامن عورت نے ایک جلیل القدر پیغمبر کو جنم دیا۔ کھجور کے ساتھ اسی پیدائشی تعلق کی بنا پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایک خطاب ''ذوالنخلہ'' (کھجور والا) بھی لوگوں نے دیا تھا۔ اس واقعے کے بعد سے زچگی کی تکلیف میں چھوہاروں کا استعمال ایک معمول ہے۔ کم از کم مسلمان عورتوں میں اس کا رواج ہے۔ عیسائیوں کا ایک تہوار ''پام سنڈے'' کہلاتا ہے۔ اس تہوار کی مذہبی رسوم میں کھجور کے پتے استعمال کیے جاتے ہیں۔ یورپ' خصوصاً اٹلی اور روم میں مختلف مذہبی تہواروں میں استعمال کے لیے بھاری مقدار میں کھجوروں کے پتے شمالی افریقہ اور مشرقِ وسطیٰ سے درآمد کیے جاتے ہیں۔

کھجور اور اسلام

تاہم کھجور کی اہمیت پر سب سے زیادہ زور اسلام نے دیا ہے۔ قرآن مجید کی سترہ سورتوں میں بیس مقامات پر کھجور (نخل) کا نام لے کر ذکر کیا گیا ہے جبکہ اس کے علاوہ چند مقامات پر کھجور کا نام لیے بغیر اس کی طرف واضح اشارہ کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس مقدس درخت کے لیے اہم ترین خراجِ تحسین اس آیت میں ہے جس میں کلمۂ طیبہ کو کھجور جیسے بلند قامت اور خوبصورت درخت کی مانند قرار دیا گیا ہے۔ سورۂ ابراہیم کی آیات ۲۴' ۲۵ یہ ہیں:

﴿ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ۝ تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِاِذْنِ رَبِّهَا ۭ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ ﴾

''کیا تم نے غور نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ نے کلمۂ طیبہ کی کیسی مثال بیان فرمائی ہے' جیسے پاکیزہ درخت' جس کی جڑ مضبوطی سے جمی ہوئی ہو اور اس کی شاخیں آسمان کو چھو رہی ہوں۔ وہ اپنا پھل اپنے رب کے حکم سے ہمیشہ بھرپور دیتا ہو' اور اللہ لوگوں کے لیے ایسی تمثیلیں بیان کرتا ہے' تاکہ وہ نصیحت پکڑیں''۔

اس مثال سے ایک بات یہ واضح ہوتی ہے کہ کھجور بہت پاکیزہ درخت ہے' کلمۂ طیبہ کی طرح پاکیزہ۔ کھجور کی جڑیں زمین میں بہت گہرائی تک جاتی ہیں اور یہ درخت آندھی اور طوفان وغیرہ کا خوب مقابلہ کرتا ہے۔ قرآن مجید اسی حقیقت کی تصدیق کر رہا ہے۔ آسمان میں اس کی شاخوں کا جانا اس کی جمالیاتی شان و شوکت کا مظہر ہے۔ دنیا میں ایسا کون سا

درخت ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے ایسی شان بیان کی ہو! اسی بنا پر انسانی تاریخ میں کھجور کو ہمیشہ ''شجرِ جنت'' کہا گیا ہے۔ رومی شہنشاہ کو لوگوں نے بتایا کہ عرب میں ایک عجیب و غریب درخت ہوتا ہے جس کی خصوصیات دوسرے درختوں سے مختلف ہیں' اور جب اس کے سیپ کھلتے ہیں تو اُن میں سے موتیوں جیسے گول دانے نکلتے ہیں' جو سرخ یا زرد ہو جاتے ہیں۔ رومی شہنشاہ نے اپنے تجسس کی تصدیق کے لیے خلیفۂ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو خط لکھا اور کہا کہ شاید یہ کوئی ''شجرِ جنت'' ہوگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے جواب میں جہاں رومی حکمران کو ایمان لانے کی دعوت دی' وہاں کھجور کی بطور ''شجرِ حیات'' حیثیت کی بھی تصدیق کی۔ کھجور کے متعلق رومی شہنشاہ کا خط اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا جواب دونوں محفوظ ہیں۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کھجور کے ساتھ محبت کے کئی واقعات محفوظ ہیں۔ مکہ مکرمہ میں کھجوریں پیدا نہیں ہوتی تھیں' کیونکہ یہ وادیٔ غیر ذی زرع تھی۔ تاہم وہاں کھجوریں دوسرے علاقوں سے آتی تھیں' تازہ بھی اور خشک بھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کی طرف ہجرت سے پہلے کھجوروں سے خوب مانوس تھے۔ مدینہ منورہ کو ''کھجوروں کی بستی'' بھی کہا جاتا تھا۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو خوابوں میں (اسلام کی طرف رہنمائی کے لیے) کھجوروں کی بستی دکھائی گئی تھی۔ بطور غذا کھجور کی افادیت کے متعلق کئی احادیث مروی ہیں۔ ایک حدیث نبویؐ ہے جس کے مطابق کھجور کے ساتھ انسان کا خلقی رشتہ ہے' یعنی کھجور کی تخلیق اُس مٹی سے ہوئی جو حضرتِ آدم علیہ السلام کی تخلیق کے بعد بچ گئی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو تاکید فرمائی تھی کہ وہ روزہ کھجور سے افطار کیا کریں۔ صحابیٔ رسول حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

> ''جو شخص تم میں سے روزہ رکھے وہ کھجور سے افطار کرے' اس لیے کہ کھجور برکت کا سبب ہے۔ اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے افطار کرے' اس لیے کہ پانی پاک کرنے والا ہے''۔ (ترمذی' احمد' ابوداؤد' ابن ماجہ)

اسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم افطار کے لیے تازہ کھجوروں کو ترجیح دیتے تھے' اور اگر تازہ کھجوروں کا موسم نہ ہوتا تو آپؐ خشک کھجوروں سے روزہ کھولتے تھے۔ چنانچہ پوری دنیائے اسلام میں موریطانیہ سے لے کر انڈونیشیا تک رمضان میں لوگ ترجیحاً کھجور سے روزہ افطار کرتے ہیں۔ لاکھوں ٹن کھجوریں ایک مہینے میں استعمال ہو جاتی ہیں۔ مسلمان اس مبارک مہینے میں ایک دوسرے کو کھجور بطور تحفہ بھی بھیجتے ہیں۔ سعودی عرب

میں ہر سال رمضان کے مہینے میں لاکھوں مسلمان عمرہ کرنے جاتے ہیں۔ وہاں مسجد حرام اور مسجد نبویؐ میں مغرب کے وقت سینکڑوں من تازہ کھجور روزہ داروں کو نیک سرشت مقامی عربوں کی طرف سے مفت تقسیم کی جاتی ہے' خواہ تازہ کھجور کا موسم ہو یا نہ ہو۔ سعودی عرب اور بعض دوسرے عرب ممالک میں کھجور کو سارا سال تازہ حالت میں رکھنے کے لیے خاص درجۂ حرارت کے کولڈ سٹوریج میں رکھا جاتا ہے۔

جب روزے ختم ہوتے ہیں تو عید الفطر آتی ہے۔ اس موقع پر اسلامی ملکوں میں جو میٹھے پکوان تیار کیے جاتے ہیں' اُن میں چھوہارے' کھجوریں' کھجوروں کا شہد اور کھجوروں کا حلوہ کسی نہ کسی شکل میں استعمال کیا جاتا ہے۔ مسلمانانِ پاک و ہند میں شیر خُرما پکانے کا عام رواج ہے۔ اس کے علاوہ سویوں میں بھی چھوہارے ڈالے جاتے ہیں۔ صحیح بخاری میں حضرت انس ؓ کی یہ روایت بیان کی گئی ہے کہ جب تک حضور ﷺ کچھ کھجوریں نہ کھا لیتے' عید الفطر کی نماز پڑھنے کے لیے گھر سے نہیں نکلتے تھے اور اس موقع پر آپؐ ہمیشہ طاق تعداد میں کھجوریں تناول فرماتے۔ نوزائیدہ مسلمان بچوں کو جو گھٹی باپ یا دادا یا نانا وغیرہ کی طرف سے دی جاتی ہے' اُس میں سنّتِ رسولؐ کے مطابق کھجور کا کچھ حصہ عام طور پر شامل ہوتا ہے۔

کھجوریں فروخت کرنے والے دکان داروں کے ہاں لکھا ہوتا ہے: ''کھجور کھانا سنّتِ رسولؐ ہے''۔ یہ بات بالکل درست ہے۔ آنحضور ﷺ کی ایک حدیث ہے: ''جس گھر میں کھجوریں نہ ہوں اُس کے آدمی بھوکے ہیں''۔ آپؐ نے دو یا تین مرتبہ یہ الفاظ دہرائے (صحیح مسلم)۔ اس حدیث کی رُو سے لازم آتا ہے کہ ہر مسلمان گھرانے میں کچھ نہ کچھ کھجوریں ہمیشہ موجود ہونی چاہئیں۔ حضور ﷺ کو کھجور واقعی پسند تھی۔ یہ واقعہ محفوظ ہے کہ ایک دفعہ آپؐ کے پاس پرانی کھجوریں لائی گئیں' جن میں کیڑے پڑ گئے تھے۔ آپؐ ان کھجوروں کو انگلیوں سے چیر کر دیکھتے' کیڑے نکال کر پھینک دیتے اور صاف کر کے استعمال کرتے تھے۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ کھجور روٹی کے ساتھ ایک سالن کی طرح ہے۔ حضور ﷺ کے لیے گھر میں نبیذ تیار کی جاتی تھی۔ اس کا طریقہ یہ تھا کہ چمڑے کی مشک میں پانی کے ساتھ کچھ کھجوریں ڈال دی جاتی تھیں۔ یہ رات بھر پڑی رہتیں۔ صبح کو اور دن بھر حضور ﷺ اس میں سے پیتے رہتے۔ حضور ﷺ نے کھجوروں کے ساتھ خربوزہ' ککڑی' لوکی' روٹی اور مکھن کا استعمال کیا ہے۔ ''عجوہ'' کھجور کا نام تو گزشتہ ڈیڑھ ہزار سال سے حضور ﷺ کے ساتھ نسبت کی وجہ سے مشہور ہے۔ آج یہ مدینہ منورہ کی سب سے مہنگی ورائٹی ہے۔ اس شہرت و مقبولیت

(باقی صفحہ 63 پر)